طالبان
مجلہ تحریک طالبان پاکستان
16
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ ق بمطابق جون

UMAR MEDIA

وزیر خارجہ افغانستان کے دورہ پاکستان پر تبصرہ

پاکستانی ایوانوں میں ہمارے بیانیے کی گونج

ایک سفرنامے کی کچھ باتیں

پاکستانی مسلمان، خوش نصیب کس لحاظ سے؟



@umarmedia
http://t.me/TTPmagazine
http://www.umarmedia.me

فہرست مضامین

رواں سال (2023ء) ماہ مئی (شوال المکرم ۔ ذوالقعدہ) میں

تحریک طالبان پاکستان کی کاروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

اداریہ

پاکستانی عوام کی فوج سے بڑھتی نفرت

گزشتہ دنوں سابق وزیر اعظم عمران خان کی گرفتاری پر عوام نے احتجاج کرتے ہوئے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا کہ فوجی تنصیبات اور جی ایچ کیو پر دھاوا بول دیا۔ یہ سب تو آخر ایک دن ہونا ہی تھا، عوام کو کب تک دھوکے میں رکھا جاتا؟ عوام کو اب سمجھ آگئی ہے کہ ان سیاست دانوں کی حیثیت کٹھ پتلی کی سی ہے اور اصل اختیارات فوج کے پاس ہیں، ورنہ پہلے بھی احتجاج ہوتے رہے ہیں کبھی اسمبلیوں کے سامنے تو کبھی گورنر ہاؤسز یا دیگر سیاسی عہدہ داروں کے سامنے لیکن اب کی بار جو تحریک انصاف والوں نے فوجیوں کے سامنے احتجاج اور ان سے نفرت کا اظہار کیا۔ ایسی بہت سی ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں جن میں عوام فوجی گاڑیوں پر پتھراو کر رہی ہے اور فوجی تنصیبات پر اپنا غصہ نکال رہی ہے۔ پہلے مسلمانان بنگال نے فوجیوں کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور ان سے نفرت کا اظہار کیا جو پاکستان کے ٹوٹنے کا سبب بنا۔

خیبر پختونخوا کے لوگ بھی ڈالروں کے عوض امریکی و مغربی ایماء پر فوجی بربریت کا شکار ہیں، آئے روز چھاپے اور بلاوجہ کے آپریشنز نے عوام کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ اسی طرح بلوچستان کے لوگ بھی ایک عرصے سے ایجنسیوں کی جانب سے جبری گمشدگیوں اور فوجی مظالم پر احتجاج کر رہے ہیں اور اب پنجاب اور اسلام آباد میں عوام کا فوج پر یوں غم وغصے کا اظہار یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان کی عوام اب فوجیوں کے گھناؤنے کارناموں سے آگاہ ہو چکی ہے اور فوج کی ظالمانہ سرگرمیوں کے خلاف نکل کھڑے ہوئے ہیں۔

یہی تحریک طالبان پاکستان کا موقف ہے کہ فوج ہی تمام مسائل کی جڑ اور مظالم کی سرپرست ہے اور ہمارا یہ موقف روز بروز عوام کے سامنے واضح اور مقبول ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ہم سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں سے کہتے ہیں کہ جرنیلوں کے مظالم سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انہیں مسلح اور منظم قوت سے جواب دیا جائے۔ یہی حقیقی آزادی کا حقیقی راستہ ہے۔ اسی طرح ہم مفاد پرست جرنیلوں کے حکم پر اپنی جانیں گنوانے والے فوجیوں کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ پاکستانی عوام اور مجاہدین کے خلاف ہتھیار اٹھا کر اپنی دنیا اور آخرت تباہ نا کریں۔ خود مختار، آزاد اور خوشحال پاکستان بنانے میں ہمارا ساتھ دیں۔

ہم پاکستان میں سرگرم جہادی تنظیموں سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ پاکستان کو حقیقی اسلامی ریاست بنانے کے لیے مشترکہ جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں تاکہ جلد سے جلد پاکستان میں اسلامی نظام قائم ہو سکے





خلافت، سیاست اور جمہوریت

قسط (2)

از: محمد عاصم ہندی

اب آتے ہیں جمہوریت کی طرف:

جمہوریت ایک اصطلاح ہے. جو مغرب کی وضع کردہ ہے تو اسلئے انہی کے معنی کو اعتبار ہوگا۔

انگریزی میں جمہوریت کیلئے لفظ «Democracy» استعمال ہوتا ہے. جو اصل میں دو گریک یعنی یونانی لفظوں سے ملکر بنا ہے۔

Demos+Kratos

ڈیموس معنی People (لوگ)

کراٹوس معنی Rule (حاکمیت)

پس لفظ ڈیموکریسی کا معنی «Rule of the people» یعنی 'عوام کی حاکمیت' ہوا۔

عام رائج معنی اسکا یوں کیا جاتا ہے۔

«Free &equal representation of people».

لوگوں کی آزاد اور مساوی نمائندگی، جبکہ انسائکلوپیڈیا یا بریٹانیکا میں اسکی تعریف یوں کی گئی ہے:

«A system of government based on the principle of majority decision making».

ایک ایسا نظام حکومت. جو اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ سازی کے اصولوں پر قائم ہو۔

جمہوریت کی تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہاں عوام کی اکثریت ہی سب کچھ ہے۔ جمہوریت میں اسلام، عیسائیت نیز کسی بھی مذہب کا کوئی سروکار نہیں۔ چاہے عیسائیت میں کوئی چیز ناجائز ہی کیوں نہ ہو وہ جمہوریت کی بدولت جائز ہوسکتی ہے جیسا کہ انکے پاپ کا شادی کرنا ممنوع ہے مگر عیسائی مذہب والے ملکوں میں اگر زیادہ ووٹ اسکے خلاف آگئے تو وہاں پاپ بھی شادی کرسکے گا، عوام کی رائے مذہب سے بالاتر ہوگی۔ اسی طرح اسلام میں کوئی چیز حلال، لازم اور جائز ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ بالغ ہوتے ہی نکاح کرنا، مگر جب اسلامی مذہب والے ہی ملک میں زیادہ ووٹ اس بات پر ہو کہ نہیں ۱۸ یا ۲۰ سال سے پہلے شادی نہیں کرسکتے تو جمہوریت میں ترجیح اسلام کے احکام کو نہیں بلکہ زیادہ ووٹ دینے والوں کی بات کو دی جائے گی اور ۱۸ یا ۲۰ سال سے پہلے شادی ناجائز ہوجائے گی۔ اسی طرح اسلام میں سود قطعی طور پر حرام ہے مگر جمہوری نظام اس شہ رگ کے بغیر چل نہیں سکتا لہٰذا جمہوریہ پاکستان میں سودی لین دین سرکاری و قانونی طور پر لازم اور عوامی طور پر بالکل جائز ہے اس پر کوئی ممانعت نہیں ہے۔

اسلام میں مظلوم و بے کس مسلمانوں کی مدد کرنا لازم و فرض ہے۔ اب اگر کچھ مخلص لوگ اپنے مظلوم مسلمانوں کی مدد کررہے ہوں اور دوسری طرف اس ملک کے مقتدر لوگ جمع ہو کر ووٹنگ کریں کہ کیا انہیں مظلومین کی مدد اور قرآن کے اس حکم پر عمل کرنے دیا جائے یا نہیں؟ اور زیادہ ووٹ اس طرف ہوں کہ انہیں مظلوموں کی مدد نہیں کرنی چاہئے تو جمہوری نظام کے مدافعین، قرآن پر عمل کرنے والوں کو روک لیتے ہیں جب وہ پھر بھی اسلام کے حکم کی ادائیگی کیلئے ڈٹے رہے تو انہیں مختلف سزائیں دے کر، معاشرے کے دوسرے افراد سے جدا کرکے، تنہا کرکے، ظلم و تشدد کیساتھ جعلی مقابلوں میں قتل کردیا جاتا ہے۔ اور اس فعل کو جمہوریت کی پاسداری و بقاء کیلئے بہترین فعل گردانا جاتا ہے۔

ہمارے وطن عزیز جمہوریہ پاکستان میں تو بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اب خفیہ جیلوں میں مجاہدین اسلام کو سزائیں دیتے وقت ظالم فوج کی زبانوں سے یہ باتیں بھی نکل آتی ہیں کہ ہمارے جمہوری آئین اور نام نہاد متفقہ آرٹیکلز کی بدولت ہمارے لئے آپ جیسے مجاہدین. جو پاکستان میں جہاد کو جائز سمجھتے ہیں ان لوگوں کا خون بہانا حلال اور واجب ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

پس عبارات و تعریفات کو ایک طرف رکھ لینے کے بعد بھی دنیا نے مشاہدہ کرلیا کہ جمہوریت کو معاشرے کے امن و امان، اصلاح اور ان کے مذاہب کے تقدس کی کوئی فکر نہیں ہے، بلکہ فساد برپا کرنا ہی اس نظام کا کام ہے۔ اور ہمارے وطن عزیز میں جمہوریت کے نام پر کیا کچھ نہیں ہوا اور کیا کچھ نہیں ہورہا؟ جبکہ اسلامی امارت و خلافت کا قیام اسی لئے ہوتا ہے کہ معاشرے میں امن و امان

ہو، باہمی پیار و محبت ہو، حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہو، دین کے احکام کی بجا آوری ہو، ظالم کو ظلم سے روکا جائے، مظلوموں کی مدد کی جائے اور حق دار تک حق کو پہنچایا جائے۔

امید ہے کہ ان تعریفات و عبارات کو مدِ نظر رکھ کر ہر ذی شعور انسان یہی فیصلہ کرے گا کہ خلافت و امارت اور جمہوریت ایک چیز نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کی ضد ہے، اس میں تقابل و تضاد ہے۔

کہاں ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا اور پیارے صحابہ کا اپنایا ہوا اسلامی نظامِ سیاست، خلافت و امارت اور کہاں کفار کا بنایا ہوا اور ان کے غلاموں کا اپنایا ہوا کفری نظام جمہوریت۔

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس پر فتن دور میں اسلام اور کفر کے نظام ہائے حکومت پہچان لینے کے بعد اسلام کا نظریہ سینوں میں بسا کر پاکستان کے جمہوری نظام کی دھجیاں اڑانے کا عزم لئے عملی طور پر مقدس جہاد میں مصروف ہیں۔ دعائیں ہیں ان لوگوں کیساتھ جو اس مادی دور میں بھی مصطفوی طریقے پر چل کر پاکستان کے دجالی نظام پر کاری ضربیں لگا رہے ہیں، مبشرات ہیں ان پاک ہستیوں کے لئے جو اس فانی دنیا کی عیش و عشرت چھوڑ کر ابدی زندگی کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی نیت سے پاکستان میں اسلام کے غلبے کیلئے اپنا قیمتی خون پیش کر رہے ہیں۔

اسی خطے کا یہ ایک عام شہری بھی آپ سب "تحریک طالبان پاکستان" کے مجاہدین کو سلام پیش کرتا ہے۔

"اَلْحَجُّ اَشهرٌ مَّعلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرضَ فِیهنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِیْ الْحَجِّ وَمَا تَفعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمه اللّٰہ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یَاُولِیْ الْاَلْبَابِ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فَإِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرفَاتٍ فَاذْکُرُوْا اللّٰہ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہ کَمَا هدَاکُمْ وَإِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْله لَمِنَ الضَّالِّیْنَ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰہ إِنَّ اللّٰہ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ فَإِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوْا اللّٰہ کَذِکْرِکُمْ آبَائَ کُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا وَمَا له فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ وَمِنهمْ مَّنْ یَّقُولُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنه وَّفِیْ الْاٰخِرَۃِ حَسَنه وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُولَئِکَ لهمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰہ سَرِیْعُ الْحِسَابِ وَاذْکُرُوْا اللّٰہ فِيْ اَیَّام مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَیهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَیه لِمَنِ اتَّقی وَاتَّقُوْا اللّٰہ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ إِلَیه تُحْشَرُوْنَ۔"

(البقرۃ: ۱۹۷– ۲۰۳)

ترجمہ: "حج کے چند مہینے ہیں معلوم پھر جس نے لازم کر لیا ان میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانہ میں اور جو کچھ تم کرتے ہو نیکی اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور زادِ راہ لے لیا کرو کہ بے شک بہتر فائدہ زادِ راہ کا بچنا ہے سوال سے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو! کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا۔ پھر جب طواف کے لیے لوٹو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے۔ اور اس کو یاد کرو جس طرح تم کو سکھلایا اور بے شک تم تھے اس سے پہلے ناواقف۔ پھر طواف کے لیے پھرو جہاں سے سب لوگ پھریں اور مغفرت چاہو اللہ سے، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان۔ پھر جب پورے کر چکو اپنے حج کے کام کو تو یاد کرو اللہ کو جیسے تم یاد کرتے تھے اپنے باپ دادوں کو، بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔ پھر کوئی آدمی تو کہتا ہے: اے رب ہمارے! دے ہم کو دنیا میں اور اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اور کوئی اُن میں کہتا ہے: اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے، انہی لوگوں کے واسطے حصہ ہے اپنی کمائی سے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے چند دنوں میں، پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو ہی دن میں تو اس پر گناہ نہیں اور جو کوئی رہ گیا تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں جو کہ ڈرتا ہے اور ڈرتے رہو اللہ سے، اور جان لو بے شک تم سب اسی کے پاس جمع ہو گے۔"

آئینِ پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟



قسط (2)   از: شیخ عبد الرحمن حماد

معزز قارئین! انسانوں کے مرتب کردہ آئین و دساتیر ہر زمان و مکان کی قانونی ضروریات پورا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، تب ہی تو اُن میں وقتاً فوقتاً ترامیم کی ضرورت پیش آتی ہے، بخلاف اُس دستور کے جو قرآنی اوراق میں اس امّت کو عطاء ہوا، جو ہر زمان و مکان میں تاقیامت انسانوں کی قانونی ضروریات کو بخوبی پورا کرتا ہے، جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سراسر خیر و برکت اور سراپا ہدایت بنا کر بنی نوعِ انسان پر اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں۔ جو بھی شخص (خواہ اس کا تعلق کسی بھی رنگ و نسل اور کسی بھی طبقے سے ہو) قرآنی دستور کے سامنے سرِ تسلیم خم ہو جائے تو وہ اس کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر نہ صرف یہ کہ اس فانی اور چند روزہ عارضی زندگی کی کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتا ہے، بلکہ اس کے ذریعے ابدی زندگی میں نجات اور کامیابی کا بلا شک و شبہ دعویدار بن سکتا ہے، اس لحاظ سے یہ قرآنی دستور دنیا کے تمام دساتیر سے ممتاز ہے۔

معزز قارئین! جب تک مسلمان اس آسمانی دستور پر قائم رہے، اس کی تعلیمات کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے رکھا، ہر شعبۂ حیات میں اس سے رہنمائی لیتے رہے، تو پوری دنیا پر انہوں نے اپنی دھاک بٹھائے رکھا، پورا عالم اُن سے لرزہ براندام تھا، لیکن جوں جوں انہوں نے رُشد و ہدایت کے اس دستور سے روگردانی اختیار کی، اس سے سیراب ہونا چھوڑ دیا، اور اس دستور کو فراموش کر کے نہاد ترقی یافتہ تہذیبوں کو روشنی کے مینار سمجھنے لگے، اور ان کی تقلید میں نئے آئین گھڑ لئے تو آسمانی آئین کی خیر و برکت سے محروم ہو کر اُن کا رُعب جاتا رہا، ان کی مرکزیت ختم ہوتی چلی گئی، بٹتے ہی بٹتے چلے گئے، چنانچہ آج مسلمان انڈونیشا سے لیکر مراکش اور وسطی افریقہ تک چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں منقسم نظر آرہے ہیں، پوری دنیا میں مظلومیت کا نشان بن چکے ہیں، شام و عراق، فلسطین و کشمیر، لبنیا و سربیا، صومالیہ و الجزائر، پاکستان و افغانستان وغیرہ میں سالہا سال سے اگر کسی کا خون بہہ رہا ہے تو وہ مسلمانوں ہی کا خون ہے، اگر اذیت خانوں میں کسی پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں تو وہ مسلمان قیدی ہی ہیں، اگر کوئی غربت کی سطح سے بھی نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں تو وہ اسلامی مما لک کے باشندے ہی ہیں، اگر کسی کے وسائل پر عالمی استعمار قبضہ کر رہا ہے تو وہ مسلمانوں ہی کے وسائل ہیں۔

خیر! دوسری طرف نکل گئے، واپس آتے ہیں اپنے موضوع کی طرف۔

معزز قارئین! جو لوگ آئین پاکستان کو اسلامی سمجھتے ہیں عموماً اُن کے مدِ نظر آئین کی چند دفعات (آرٹیکل) ہوتی ہیں، مثلاً دفعہ: ۲ (جس میں قراردادِ مقاصد کو آئینی حیثیت دی ہے، جس میں اللہ تعالی کی حاکمیت کی بات کی گئی ہے) دفعہ: ۳۱ (جس میں ایسے اقدامات کا وعدہ کیا گیا ہے جن کی بدولت مسلمان قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا مفہوم سمجھ سکیں) دفعہ: ۲۲۷

(جس میں ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنانے کا وعدہ کیا گیا ہے) دفعہ: ۲۲۹، ۲۳۰ (جن میں اسلامی کونسل سے کسی مجوزہ قانون کے بارے میں مشورہ کرنے کی بات کی گئی ہے آیا یہ اسلام کے احکام کے منافی ہے کہ نہیں، اور اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی بیان کئے گئے ہیں) اور چند دیگر دفعات بھی ہیں، جن میں "اسلام"، "مسلمان"، "قرآن" اور "سنت" جیسے خوشنما الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان دفعات پر تفصیلی بات ان شاء اللہ بعد میں کریں گے، مگر سردست اس خوش فہمی (اسلامی آئین) کے بُت کو توڑنے کے لیے محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کا کلامِ بابرکت کو کافی سمجھتے ہوئے قارئینِ کرام کے سامنے پیش کرتے ہیں، جو درج ذیل الفاظ میں ہے:

"پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا یہی تصور بلکہ عقیدہ رہا ہے کہ پاکستان کا آئین صحیح اسلامی آئین ہوگا، صحیح اسلامی دستور ہوگا، صحیح اسلامی قانون ہوگا، صحیح اسلامی نظام کا مظہر ہوگا اور اس کے بابرکت سایہ عاطفت میں امیر و فقیر یکساں طور پر زندگی بسر کریں گے۔۔۔۔۔۔ یہ دیرینہ آرزوؤں کا گلدستہ قوم کے سامنے لایا جائے گا جس کی خوشبو دماغوں کو معطر کرے گی اور موجودہ حکمرانوں کا یہ کارنامہ تمام عالمِ اسلام سے خراجِ تحسین حاصل کرے گا، لیکن وائے ناکامی کہ قومی اسمبلی کی آئین سازی کی جو صورت اس وقت تک سامنے آئی ہے وہ نہ صرف یہ کہ کچھ زیادہ امید افزاء نہیں، بلکہ انتہائی مایوس کن ہے۔ یہ مانا کہ کچھ جاذبِ نظر اور جاذبِ توجہ اچھے اچھے عنوانات، عمدہ عمدہ تعبیرات، جگہ جگہ اسلام کا نام، جگہ جگہ قرآن و سنت کا نام لیا جارہا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہر بین نگاہیں اسی پر انتہائی خوش ہوں گی کہ ماشاء اللہ! چشم بد دور! کیا عمدہ اسلامی آئین قوم کو دیا گیا ہے؟! قدم قدم پر شاندار سفارشات، اسلامی رنگ میں ڈوبے ہوئے کلمات، بلکہ کہیں کہیں تو شبہ ہوتا ہے کہ اچھا خاصہ وعظ کیا گیا ہے، گویا حکومت بھی ماشاء اللہ بجائے حکمران بننے کے نصیحت و وعظ پر اتر آئی ہے، لیکن غور کرنے کے بعد چند انتظامی امور اور چند پاکیزہ عنوانات اور اسلامی تعبیرات کے علاوہ سابقہ آئینوں میں اور اس آئین میں کوئی بنیادی فرق نظر نہیں آتا، ان صفحات کا دامن ان تفصیلات کو برداشت نہیں کرسکتا، لکھنے والے بہت کچھ لکھ بھی چکے ہیں، افسوس اور صد افسوس:

ماخانہ رمید گانِ ظلمیم
پیغام خوش از دیار مانیست

ہم تو اسلامی آئین اسی کو سمجھتے ہیں جس میں تمام اسلامی شعائر کی حفاظت ہو اور تمام اسلامی قوانین کا اجراء اس کا طرۂ امتیاز ہو، اس آئین کی روشنی میں خود بخود ایسے اسلامی قوانین نفاذ ہوں کہ ان کو دیکھ کر ہر شخص بآسانی فیصلہ کرسکے کہ یہ ہے اسلامی آئین اور یہ ہے اسلامی مملکت! جس آئین کے زیرِ سایہ بدستور شراب خانے قائم رہیں، چکلے موجود رہیں، نہ کسی چور کا ہاتھ کاٹا جائے، نہ زنا کی شرعی سزا یعنی رجم کرنا اور دُرے لگانا جاری ہوں، سود و قمار کا بازار بدستور گرم ہو، بیمہ وانشورنس کی ترغیبات واشتہارات بدستور شائع ہوں، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرنا ضروری نہ ہو، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دی جاسکیں، جو چاہے مرتد ہوجائے، جو چاہے عیسائی ہوجائے، جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے روزہ نہ رکھے، ہر لڑکی چاہے سربازار ننگی ہوجائے اور مرد چاہے سرراہ شراب پی کر ناچے، نہ کوئی محاسبہ ہو نہ کوئی احتساب، نہ بازپرس، جس کے تحت بے حیائی وعریانی کا سیلاب ہر طرف موجزن نظر آئے تو اسلام سے کیا تعلق اس آئین کا؟ اور کیا رابطہ اس دستور کا؟ اگر کوئی کراچی اور لاہور کے بازاروں میں جاکر ہوشربا مناظر دیکھے یا کلفٹن وہاکس بے جاکر حیاسوز مناظر دیکھے تو پیرس ولندن اور کراچی میں اس کو کیا فرق نظر آسکتا ہے؟ سوائے انیس بیس کے فرق کے۔ (بصائر و عبر، جلد ا، ص: ۶۵-۶۶)

معزز قارئین! اسلام میں مصدر التشریع قرآن، سنت، اجماع اور قیاس ہیں، جبکہ دنیا بھر کے جملہ دساتیر کی طرح پاکستان کے نظام میں بھی مصدر التشریع کا مقام اور حیثیت آئین کو حاصل ہے (اور آئین وہ کچھ کہے گا جو دو تہائی اکثریت کی خواہش ہو) جس چیز کو آئین درست کہے وہ درست ہوگی، اور جس کو غلط کہے وہ غلط ہوگی، حتی ایک ایسا امر جو عقل و نقل (شریعت) کے یہاں غلط ہو وہ پاکستان کے موجودہ نظام میں اُس وقت تک غلط (جرم) نہیں ہوگا جب تک اُسے آئینی حیثیت نہ دی گئی ہو، جیسا کہ دفعہ: ۱۲ میں ہے کہ "کوئی قانون کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا ترکِ فعل کے لئے جو اس فعل کے سرزد ہونے کے وقت کسی قانون کے تحت قابلِ سزا نہ تھا سزا دینے کی اجازت نہیں دے گا"۔ اور اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ کسی عدالت میں جاکر کسی پر ایسے فعل بد پر اس وجہ سے مقدمہ دائر کرنا چاہے کہ اس نے اللہ تعالی کی حاکمیت کو چیلنج کیا ہے تو اسے وہ جواب ملے گا جس کی شکایت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے درج

ذیل الفاظ میں کیا ہے:

اس آرٹیکل ۲-A کا اضافہ کر دیا گیا جس کے نتیجے میں قرار دادِ مقاصد کی وہ حیثیت نہیں رہی جو محض تمہید کی ہوتی ہے اور اس کا تقاضا یہ تھا کہ اب جو کوئی حکومت قرار داد مقاصد کی خلاف ورزی کرے تو اس خلاف ورزی کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکے۔ آرٹیکل ۲-A کا اصل مقصود یہ تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعد میں سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ میں کہہ دیا کہ قرار داد مقاصد دستور کا حصہ ضرور ہے، لیکن دوسرے حصوں پر بالا نہیں ہے۔ دونوں یکساں حیثیت کے حامل ہیں۔ (اسلام اور سیاسی نظریات، ص: ۱۱۶)

اسی طرح شیخ القرآن مولانا نور الہدی صاحب رحمہ اللہ بھی اپنی کتاب "کیا ہمارا آئین اسلامی ہے" میں لکھتے ہیں کہ ۱۹۸۸ میں صدرِ پاکستان نے تمام سزائے موت کے فیصلوں کو عمر قید میں تبدیل کیا۔ جس پر بحث و مباحثہ کا سلسلہ چلا، چنانچہ اس بحث کو ۱۹۹۲ میں سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ سُناتے ہوئے ختم کیا کہ "عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی قانون کو اس بنا پر غلط قرار دے کہ وہ اللہ تعالی کی قائم کردہ حدود سے متجاوز ہے"۔ (ص:۱۱۲)

معزز قارئین! اپریل ۲۰۲۳ء کو پاکستان میں آئینِ پاکستان کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی اس نام سے بڑے جوش و خروش سے منائی گئی کہ یہ ایک اسلامی آئین ہے، مگر درحقیقت اس کی اسلامیت صرف چند دفعات سے بڑھ کر نہیں، اور وہ دفعات بھی فقط تحریری نمائش سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں، کیونکہ اگر کوئی بندۂ خدا اُن دفعات کو بنیاد بنا کر اربابِ اقتدار کی خلافِ شرع پالیسیوں، فیصلوں اور کارروائیوں کو کسی عدالت میں چیلنج کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ (اگرچہ پاکستان میں قائم عدالتی نظام خود غیر شرعی ہے، کیونکہ پاکستان کا عدلیہ لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے قوانین کے تحت فیصلہ دینے کا پابند ہے، اس موضوع پر بحث اُس وقت کریں گے جب آئین میں عدلیہ سے متعلق دفعات کا جائزہ لیں گے، ان شاء اللہ)

گرامی قدر قارئین! آئین کے اسلامی ہونے کے لیے وہ معیار جسے استاذ الاساتذہ محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مقرر کیا تھا گزشتہ قسط میں (اور موجودہ قسط میں دوسری تعبیر کے ساتھ) آپ کی نظروں سے گزرا، مگر سوچا کہ آپ کے سامنے دیگر مؤقر علماء کرام کے معیارات کو بھی پیش کروں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات ہو کہ آئین کے اسلامی ہونے کے لئے مذکورہ معیار مقرر کرنا علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا تفرد ہے، (اگرچہ علامہ بنوری رحمہ اللہ کا علمی مقام ایسا ہے کہ صرف اُن کی بات بھی اس موضوع میں پتھر کی لکیر سے کم نہیں)

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (متعنا اللہ ببقائہ) نے "نفاذ شریعت اور اس کے مسائل" میں کسی بھی آئین کے اسلامی ہونے کے لیے ۹ بنیادی نکات مدلل انداز میں لکھنے کے بعد قاعدۂ کلیہ کے طور پر لکھتے ہیں:

"یہ ہیں اسلامی دستور کے وہ بنیادی نکات جن کی رعایت کے بغیر کوئی دستور اسلامی نہیں کہلا سکتا"۔ (نفاذ شریعت اور اس کے مسائل، ص: ۱۶)

اور وہ ۹ بنیادی نکات (دلائل کو ذکر کئے بغیر) مفتی صاحب کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:

۱- حاکمیت اعلی صرف اللہ تعالی کو حاصل ہے۔

۲- قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہ منظور کیا جائے گا اور نہ باقی رہ سکے گا، اور نہ قرآن و سنت کے خلاف کوئی انتظامی حکم دیا جا سکے گا۔

۳- حکومت کا بنیادی مقصد یہ ہو گا کہ وہ عدل و انصاف قائم کرے، داخلی اور خارجی فتنہ و فساد کو رفع کرے، مسلمانوں کے لیے عبادات کی ادائیگی کا انتظام کرے، لوگوں کو نیکیوں پر آمادہ کرے اور برائیوں سے روکے۔

۴- مملکت کے تمام عہدے اور اموال حکام کے ہاتھ میں امانت ہیں، اس لیے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس امانت کو اس کے مستحق تک پہنچائے۔

۵- طرزِ حکومت آمرانہ نہیں، بلکہ شورائی ہو گا، اور تمام اہم امور باشندوں کے مشورے سے انجام پائیں گے۔

۶- اتحاد قومیت کی بنیاد ہو گا، اور مملکت کے لیے لازم ہو گا کہ وہ مسلمانوں سے جغرافیائی قبائلی، نسلی، لسانی اور دیگر غیر اسلامی تعصبات کو دور کرے اور ملت اسلامیہ کی وحدت و استحکام کے لیے کوشاں ہو اور تمام مسلمان باشندوں کے درمیان معاشرتی مساوات قائم کرے۔

۷- مملکت کے سربراہ کا مسلمان، راست باز اور علمی اور عملی صلاحیتوں سے متصف ہونا ضروری ہے۔

۸- تمام باشندوں کے لیے ان کے بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی جائے گی، جس میں جان، مال، آبرو، مذہب کا تحفظ اور نیک مقاصد کے لیے جماعت بندی اور صحت مند تنقید کی آزادی شامل ہے۔

۹- کسی شخص کو جرم کا ثبوت مہیا کئے بغیر کوئی سزا نہیں دی جاسکے گی۔

۱۰- عدلیہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہر دباؤ سے آزاد ہو گی، اور سوائے قانون شریعت کے کسی کی مداخلت کو قبول نہیں کرے گی۔

۱۱- نادار، اپاہج اور حرمان نصیب افراد کے لیے ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کا مکمل انتظام کیا جائے گا اور اجتماعی دولت کی تقسیم اس طرح کی جائے گی کہ اس سے ملک کے باشندے منصفانہ طور پر بہرہ اندوز ہو سکیں اور وہ صرف دولت مند افراد کے ہاتھوں میں دائر نہ رہ جائے۔

۱۲- (میرے پاس موجود نسخے موجود نہیں، مٹا ہوا ہے، میں نے دیگر نسخہ جات کو تالاش کیا، مگر کامیابی نہیں ملی۔ قارئین ایسا نسخہ ڈھونڈنے کی کوشش کریں جس میں یہ نکتہ موجود ہو)

۱۳- باشندوں پر کوئی ایسا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا جو ان کی برداشت سے باہر ہو، اور نہ انہیں کسی ایسے انتظامی حکم کا مکلف کیا جائے گا جو ان کی وسعت میں نہ ہو۔

۱۴- تمام مسلم باشندوں کے لیے تعلیم و تربیت کا ایسا انتظام کیا جائے گا جس کی روسے وہ قرآن مجید اور بنیادی اسلامی معلومات سے واقف ہوں اور دنیا میں اسلامی تعلیمات کے مطابق خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں، اس کے ساتھ معاشی علوم وفنون میں زیادہ سے زیادہ کمال پیدا کر کے اپنے ملک کو خود کفیل بنادیں، اور دوسروں کی محتاجی سے آزاد کر سکیں۔

۱۵- غیر مسلم باشندگان مملکت
(بشرطیکہ وہ مرتد نہ ہوں) بنیادی طور پر وہی انسانی حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمان باشندوں کو حاصل ہیں۔

۱۶- فریضۂ جہاد کو اسلامی احکام کے مطابق بجالایا جائے گا۔

۱۷- دوسرے مما لک کے ساتھ کئے ہوئے معاہدات جو شرعاً جائز ہوں ان کی پابندی کی جائے گی بصورت دیگر معاہدہ کے اختتام کا اعلان کر دیا جائے گا۔

۱۸- غیر مسلموں کو مملکت میں کوئی ایسا کلیدی عہدہ نہ دیا جاسکے گا جو مسلمانوں کے رموزِ مملکت سے متعلق ہو۔

۱۹- دستور کے ان نکات میں جو براہ راست قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں کبھی اور کسی طریق کار کے ذریعہ تبدیلی نہیں ہو سکے گی۔ (نفاذ شریعت اور اس کے مسائل، ص: ۱۰ تا ۱۶)

معزز قارئین! مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے مذکورہ بالا ۱۹ نکات کو بار بار پڑھیں اور موجودہ آئین کے ساتھ اُن کا موازنہ کریں اور ان نکات میں موجود معیار پر فقہ الواقع کے طور پر حالات کو خود ہی پرکھیں، آپ کے سامنے آئین پاکستان کی اسلامیت اور غیر اسلامیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی۔ بذاتِ خود مجھے تو یہی لگتا ہے کہ پہلے نکتے کو چھوڑ کر کوئی ایک بھی حضرت شیخ الاسلام صاحب کے بیان کردہ مفہوم کے ساتھ آئین میں موجود نہیں، اگرچہ بعض کا مفہوم بدل کر آئین کا حصہ بنایا گیا ہے مگر وہ عملاً نافذ نہیں، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ مذکورہ نکات کے ضد میں ۷۵ سال سے نہ صرف یہ کہ حکومتی معاملات چل رہے ہیں بلکہ ان کی مخالفت میں دفعات شاملِ آئین ہیں، (جس کی وضاحت آئندہ قسطوں میں آپ کے سامنے پیش کروں گا، ان شاء اللہ تعالی)

جاری ہے...

پاکستانی مسلمان، خوش نصیب کس لحاظ سے؟

از: سیف اللہ خراسانی



چند روز قبل ایک مجلس میں کچھ ساتھی عالمی صورتحال کا تجزیہ کر رہے تھے کہ کس ملک میں اسلام غالب ہے اور "کونسے مسلمان خوش نصیب ہیں؟" پر بات چیت ہو رہی تھی۔ کسی نے ایک ملک کا نام لیا تو کسی نے دوسرے کا، اگر ایک ساتھی ایک ملک کا نام لیتا تو دوسرا اس کو کہتا "وہ لوگ تو دارالحرب میں رہ رہے ہیں" "ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں طاغوت غالب ہے، جہاں ظلم و ستم عام ہے، جہاں مساجد کو شہید کیا جاتا ہے، بیٹیوں کی عزت لوٹی جاتی ہے، کسی چیز کا کوئی تقدس و حرمت باقی نہیں ہے، اسلام غالب نہیں ہے جبکہ یہ آیا ہی غالب ہونے کے لیے تھا۔ ایسے حالات میں تو ان کے ذمہ فرض ہے کہ وہ اٹھیں اور جدوجہد کریں تاکہ وہ اپنی زندگی کا مقصد پالیں اور اسلام غالب ہو جائے۔

جواباً ایک ساتھی نے اولاً تو یہ کہا کہ ان کے پاس اتنی طاقت و قوت نہیں ہے... تو دوسرے نے جھٹ سے جواب دیا کہ اصل طاقت تو ایمان کی طاقت ہے، اصل طاقت تو رب پر بھروسہ کی طاقت ہے۔ وہ رب تعالیٰ کے لیے لڑیں گے تو وہ ضرور ان کی نصرت فرمائے گا، یہ اس کا وعدہ بھی ہے۔

قران پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِن تنصر اللہ ینصر کم

تو رب تعالیٰ تو سب سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، وہ ضرور ان کی مدد کرے گا۔ بس وہ نکلیں اور پہل کریں ان شاء اللہ وہ لوگوں کو بھی اس طرف متوجہ فرمائے گا اور ان کو طاقت و قوت بھی دے گا۔

دوسرے نے پھر کہا کہ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ آپ کا مطلب کیا ہے؟

خاموش بیٹھے ایک ساتھی نے سوال داغ دیا۔

آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

تو آگے جوبات انہوں نے کی اس کو سن کر دوسرے ساتھیوں سمیت میں بھی ان کی بات سے متفق ہو گیا کہ واقعی یہ اہم بات ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ جو طریقہ پہلے ان کو عرض کیا اس طریقہ پر بھی کام کیا جا سکتا تھا لیکن جوبات انہوں نے کی وہ اسباب کے درجہ میں سو فیصد درست تھی۔ انہوں نے خصوصا پاکستان کے بارے میں نام لے کر کہا کہ ہمارا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ...

وہاں ان کے پاس کوئی ایسا پلیٹ فارم نہیں جس کے تحت وہ جدوجہد کر سکیں

کوئی ایسی جماعت موجود نہیں جو ان کو وسائل مہیا کر سکے

ایسے لوگ موجود نہیں جو قیادت کر سکیں

ایسے علماء موجود نہیں جو اس میدان میں ہماری علمی رہنمائی کر سکیں

گو کہ بعض علماء ہیں لیکن کوئی مصلحت کی وجہ سے خاموش ہیں۔ کوئی کس وجہ سے تو کوئی کس وجہ سے...

پاکستانی مسلمان خوش نصیب ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس نعمت سے نوازا ہے کہ یہاں پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان نامی جماعت جدوجہد کر رہی ہے۔ اسی طرح افغانستان میں ایک جماعت موجود تھی جس کے تحت لوگ اپنی کوشش و محنت کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ اسلامی نظام نافذ کرنے پر قادر ہو گئے۔

وہ بات کر کے خاموش ہو گئے لیکن مجھے گہری سوچ میں مبتلا کر گئے۔ میں سوچنے لگا کہ یہ جماعت تو واقعی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ یقیناً اسی وجہ سے قرآن و

احادیث میں جماعت کی اہمیت وارد ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يد الله على الجماعة. الحديث

اس کے بعد میرے ذہن میں یہ بات آنا شروع ہوئی کہ جہاں جہاں ایسی جماعتیں موجود ہیں جو باطل نظاموں اور باطل قوتوں کے خلاف بر سرپیکار ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کو اس جماعت کی قدر کرنی چاہیے، جتنا ہو سکے ان کی نصرت کرنی چاہیے، مالی ہو یا جانی ہر طرح سے ان کی مدد کی جائے۔ کیونکہ یہ ان پر فرض بھی ہے اور قرض بھی ہے کہ وہ غرباء سب مسلمانوں کی تکالیف اور مشقتوں کو برداشت کرتے ہیں تب جا کر عام مسلمان سکون سے رہتے ہیں۔

خصوصاً اہل پاکستان کو اس کی قدر کرنی چاہیئے اور ان کو تحریک طالبان پاکستان کی ہر طرح کی مدد و نصرت کرنی چاہیے۔ ان کے شانہ بشانہ لڑنا چاہیے۔ یقیناً تحریک طالبان پاکستان کسی نعمت سے کم نہیں کہ ایسے فتنوں کے دور میں انہوں نے اہل پاکستان کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رکھا ہے جس کے تحت وہ جد و جہد اور محنت کریں جس سے اس ملک جو کہ اسلام کے نام پر بنا تھا، میں اسلام کا نفاذ کر سکیں اور انصاف کا بول بالا کر سکیں۔ تحریک طالبان پاکستان کے امراء کے لیے دعا کرنی چاہیے اور ان کا ہر وقت شکر گزار رہنا چاہیے کہ انہوں نے اپنی جانیں پیش کر کے، اپنی اولادیں یتیم کروا کر ان کو ایسی منظم جماعت مہیا کی ہے جس کی یلغار سے اب طاغوت کانپ رہا ہے۔

پس اہل پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنی خوش نصیبی کو سمجھیں اور وہ ان غرباء کے ساتھ مل کر جد و جہد کریں تاکہ کامیابی مقدر ہو اور پاکستان کے عوام و مظلوم مسلمانوں کے دکھوں کا مداوا کر سکیں اور ان لوگوں کو انصاف دلوا سکیں جو سالہا سال سے عدالتوں کے چکر کاٹ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تحریک طالبان پاکستان اور اس جیسی دیگر جماعتوں کو مزید منظم فرمائیں اور ان کی حفاظت فرمائیں اور ان کے امراء کی حفاظت فرمائیں جو شہید ہو گئے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈی آئی خان، فوجی مظالم بدستور جاری ہیں

آج بدھ کے روز ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے سلطان کوٹ میں ظالم فوج نے مظالم کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر عام آبادی کو نقصان پہنچایا، جہاں نہ کتاب اللہ اور نہ ہی چادر و چار دیواری کا خیال رکھا گیا۔

فوج نے علاقے میں لوگوں کی بے حرمتی کی اور ایک گھر کو جلایا، جس میں قرآن مجید بھی جلا دیا اور اہل علاقہ کو انتہائی خوف و ہراس میں رکھا گیا۔

محمد خراسانی
ترجمان: تحریک طالبان پاکستان

۱۱/ذو القعدہ/۱۴۴۴ھ ق
۳۱/مئی/۲۰۲۳ء



ایک سفر نامے کی کچھ باتیں

از: عبد اللہ مجاہد

اردو ادب میں مجھے سفر نامے بہت پسند ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ مختلف ملکوں کے حالات کو قریب سے دیکھ لیتے ہیں۔ وہاں کے حکمران، معاشرہ، نظام حکومت، اور دیگر عوامی امور سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر اپنے ملک اور وہاں کے حالات کا موازنہ کر سکتے ہیں۔ نئے خیالات و تصورات کی معلومات ملتی ہیں۔ مسائل کے حل کے لیے مختلف تجاویز سامنے آتی ہیں۔

آج میں نے ہمدرد یونیورسٹی اور ہمدرد فاونڈیشن کے بانی سابق گورنر سندھ حکیم محمد سعید (مرحوم) کا ایک سفر نامہ پڑھا، اس میں کچھ باتیں دیکھیں تو خیال آیا کہ مجلہ کے قارئین تک بھی پہنچنی چاہیئیں۔ اسی طرح ایک خیال اور آیا کہ پاکستانی حکمرانوں کے بارے میں اہل علم کیا سوچتے ہیں اس پر بھی لکھا جائے یہی سوچ کر آج حکیم محمد سعید کی کچھ باتیں لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔

حکیم محمد سعید نے پاکستان میں طب (میڈیکل ادویات) سے متعلق ایک عالمی تحقیقی ادارہ بنانے کی کوشش کی جو پاکستان میں سستی اور معیاری ادویات کا وسیلہ بنتا لیکن پاکستانی وزارت صحت نے اسکی اجازت نہیں دی اس پر حکیم صاحب لکھتے ہیں:

«پاکستان اس معاملے میں بھی بد قسمت ہے یہاں ہر اچھی چیز سے بیر (دشمنی) ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جینوا میں یہ کام ایک حکیم (محمد سعید) نے منظور کرایا ہے جس سے طب مشرقی کا مرتبہ بلند ہوگا جو عالمی دوا سازوں کی پروردہ (پالی ہوئی) وزارت صحت پاکستان کو پسند نہیں ہے"۔ جب میں یہ پڑھ رہا تھا مجھے جاوید چودھری کا ایک کالم یاد آیا جس میں انہوں نے کچھ ایسا لکھا کہ جگر کی کسی بڑی بیماری کی مہنگی ترین دوائی پاکستان میں تیار نہیں ہونے دی گئی، وجہ صرف یہ تھی کہ باہر سے جو دوائی منگوائی جاتی ہے اس پر کمیشن ملتا ہے اگر وہ پاکستان میں بننے لگ گئی تو کمیشن کا کیا بنے گا؟۔

یہاں ہر ادارے، ہر شعبے میں مافیا بیٹھا ہوا ہے جو صرف ذاتی مفاد کا غلام ہے۔

ایک جگہ حکیم صاحب نے ایک فلاحی تعلیمی ادارے کے لیے سرکاری رکاوٹ کا ذکر کیا۔ انہوں نے امریکی حکومت کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے پاکستانی حکومت کے عدم تعاون پر افسوس کرتے ہوئے لکھا ہے:

"یہ آزاد اور غلام قوم کا فرق ہے۔ امریکہ آزاد ہے پاکستان غلام ہے

پاکستان غلام ہے جہالت اور جاہلوں کا
پاکستان غلام ہے حسد اور نفرتوں کا
پاکستان غلام ہے عصبیتوں کا
پاکستان غلام ہے لالچ اور حرص کا، بے عقلی کا"۔

ایک جگہ مسلمانوں کے اتحاد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "امریکہ اور کینیڈا کے مابین سفر آسان ہو گیا ہے۔ پابندیاں بس برائے نام ہیں اور اب تو یورپ میں ایکا ہو گیا ہے۔ یعنی تمام یورپ کے ملک ایک ہو گئے ہیں، انکے مابین آنے جانے کی پابندیاں ختم ہو رہی ہیں اور کچھ دنوں بعد انکا سکہ (کرنسی) بھی ایک ہو جائے گا۔

اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ ایک ہو کر جمع ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑلو، متفرق نہ ہوں، منتشر نہ ہوں، ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (واعتصمو بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقو)

آج یہ مسلمان ایک دوسرے سے جدا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ باہم لڑ رہے ہیں جنگ و جدال میں مبتلا ہیں۔"

دعا ہے اللہ تعالی مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا فرمائیں اور مسلمانوں کو ایک امت کے نظریہ پر جمع ہونے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائیں۔

یہ باتیں یہاں لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر پاکستانی کو اپنے حقوق حاصل کرنے لیے حقیقی جدوجہد کرنی چاہیے اور ظالموں سے نجات اور اپنا حق حاصل کرنے کے لیے ایک منظم قوت کے ساتھ اس نظام کو اکھاڑنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(سفر نامہ اگست ۱۹۹۰ میں شائع کیا گیا)

پاکستانی ایوانوں میں ہمارے بیانیے کی گونج

از: انجینئر سعد فرقان

کون نہیں جانتا کہ پاکستانی فوج، ملٹری و سول بیوروکریسی برصغیر (برطانوی ہند) کے انگریز کے باقیات ہے۔ اس موضوع پر ہر دور میں اہل علم اور حقائق پر نظر رکھنے والے سیاست دانوں نے واضح موقف پیش کیا ہے۔ برسوں پہلے مولانا ابو الکلام آزاد نے پیش گوئی کی تھی کہ پاکستان پر فوج حکومت کرے گی۔ یہ بات سو فیصد سچ ثابت ہوئی۔

یہ موضوع مجھے تب یاد آیا جب وزیر صحت قادر پٹیل قومی اسمبلی میں اپنی حیثیت بتا رہے تھے کہ کس طرح ایئرپورٹ پر ایک فوجی افسر کو پروٹوکول دیا جا رہا تھا اور انہیں دھکے دیے جا رہے تھے۔ وزیر صاحب نے اسمبلی میں اس پر جذباتی انداز میں شور مچا کر اپنے دل کی بھڑاس تو نکال لی لیکن دوسرے دن اس بیان کی صفائی دے کر یہ بھی ثابت کر دیا کہ انکی حیثیت واقعی کٹھ پتلی کی سی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سیاسی خاندان فوج کے کہنے پر پارٹیاں تبدیل کرتے رہے ہیں جس سے حکومتیں تبدیل ہوتی ہیں اور فوجیوں کے وفادار اور غلام حکمران لائے جاتے رہے ہیں، لیکن حق ہمیشہ سامنے آ کر رہتا ہے اور باطل کی سازشیں اور غداریاں عیاں ہو کر رہتی ہیں۔

ڈاکٹر عبد القدیر خان جنہوں نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا لیکن مغرب کے کہنے پر ہمارے جرنیلوں نے ان کا جینا بھی حرام کر دیا۔ یہ احسان فراموشی کی انتہا تھی۔ انہوں نے سینئر صحافی سہیل وڑائچ کو ایک انٹرویو میں کہا:

"جتنے جھوٹے اور منافق اس قوم خاص طور پر حکمرانوں میں ملیں گے اور کہیں نہیں۔"

پاکستان سے بنگلہ دیش کیوں علیحدہ ہوا؟ اس میں بھی جرنیلوں کا ہاتھ تھا۔ جو سلوک آج بلوچوں کے ساتھ ہو رہا ہے وہی سلوک ہم نے اہل بنگال کے ساتھ کیا تھا۔ مولانا ہدایت الرحمان کی لڑائی کس لیے ہے؟ وہ اپنے حق کے لیے لڑ رہے ہیں اور انہوں نے کہا بھی ہے کہ وہ آصف غفور کے سامنے جھکنے والے نہیں۔ پاکستانی فوج ہی اصل مسائل کی جڑ ہے اور یہ بات آج ہر کسی کی زبان پر ہے۔ عمران خان کو کون لایا؟ اور اسکو ہٹانے میں کس کا کردار تھا؟

تمام بڑے صحافی آج ٹی ٹی پی کے بیانیے کی تائید کر رہے ہیں کہ فوج ہی اصل فیصلہ ساز ہے۔ سلیم صافی، اوریا مقبول جان، حامد میر اور ابصار عالم کے لکھے گئے پچھلے چند ماہ کے کالم اور ٹی وی پروگرامز دیکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کون غدار ہے؟۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے جج شوکت عزیز صدیقی کے بیانات بھی سامنے ہیں کہ کس طرح فوجی جرنیل اور ایجنسیاں عدالتوں سے اپنی مرضی کے فیصلے کرواتی ہیں۔ چیئرمین نیب ریٹائرڈ جنرل، چیئرمین واپڈا ریٹائرڈ جنرل، کئی ممالک کے سفراء ریٹائرڈ فوجی افسران، ہر اہم سیٹ پر فوجی بیٹھا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فوج ہی پاکستان کے سیاہ سفید کی مالک بنی بیٹھی ہے۔ جو بھی جرنیلوں کے خلاف جاتا ہے اسے دباؤ کے ذریعے خاموش کروا دیا جاتا ہے یا مروا دیا جاتا ہے۔

آج پاکستان کا ہر پڑھا لکھا شہری اور ہر سیاست دان اس بات کو سمجھ چکا ہے کہ پاکستانی فوج ہی اصل مسائل کی جڑ ہے، اگرچہ ہر صحافی اور سیاست دان کا انداز کچھ مختلف ہے لیکن یہ بات سب پر عیاں ہو چکی ہے کہ فوج ہی اصل فیصلہ ساز اور ملک کے کل اختیارات کی مالک ہے۔

یہ ہماری پہلی کامیابی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ پاکستانی عوام کو حقیقت کا ادراک ہو گیا۔ ہم پر امید ہیں کہ جلد پاکستانیوں کو تحریک طالبان پاکستان کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی کہ وہ دہشت گرد جماعت نہیں بلکہ پاکستانیوں کے حقوق کے لیے لڑنے والی اور حق پر چلنے والی جماعت ہے۔ جس کا واحد مقصد پاکستان میں شرعی اصولوں کے مطابق اسلامی نظام قائم کرنا اور ملک پاکستان سے ظالموں، لٹیروں، چوروں اور مغرب کے غلاموں کا صفایا کرنا ہے۔ ہم پاکستانی عوام کے ساتھ صحافی برادری سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ پاکستان کو ان ظالموں کے چنگل سے چھڑانے کے لیے ہمارا ساتھ دیں۔ ہماری آواز بنیں تاکہ پاکستان کو تمام مسائل سے چھٹکارا دلایا جا سکے اور پاکستانیوں کو انکا حق دیا جا سکے۔



مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَه وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی قسط (1)
سوانحِ حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب دسپین کاروان سرلاري کا اردو ترجمہ

مترجم: شیخ ابو محمد حماد
فاضل دار العلوم کراچی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالی قدر جناب امیر المؤمنین
ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات

پیدائش: ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ (جو کہ مولوی غلام نبی کے بیٹے، مولوی محمد رسول کے پوتے اور مولوی باز محمد کے پڑ پوتے تھے) نے ۱۳۳۹ ہجری شمسی (بمطابق ۱۹۶۰ء) کو افغانستان کے صوبہ گندہار کے ضلع خاکریز کے چاہ ہمت گاؤں میں ایک متدیّن اور علمی گھرانے میں آنکھیں کھولی۔ ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے والد محترم مولوی غلام نبی صاحب بھی اسی ضلع میں پیدا ہوئے تھے، اور اسی علاقے کے مختلف دینی مدارس اور حلقہ جات میں دینی علوم حاصل کیے تھے اور پھر مذکورہ علاقے میں درس و تدریس اور اسلامی دعوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی وجہ سے ایک علمی اور اجتماعی شخصیت کی حیثیت سے روشن مینار بن گئے تھے۔
ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی پیدائش کے دو سال بعد ان کے والد صاحب گندہار کے ضلع خاکریز سے اسی صوبے کے دوسرے ضلع ڈنڈ کے گاؤں "نودے" تشریف لے گئے، اور اپنی زندگی کے آخری ایام تک وہیں خلقِ خدا کی دینی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے والد ماجد یہیں پر ۱۳۴۴ ہجری شمسی (بمطابق ۱۹۶۵ء) کو وفات پاگئے، اور گندہار کے دیرینہ اور مشہور قبرستان میں سپردِ خاک ہوئے۔ ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ والد ماجد کی وفات کے بعد پانچ سال کی عمر میں اپنے گھرانے سمیت گندہار کے ضلع ڈنڈ سے صوبہ اروزگان کے ضلع دہراو چلے گئے، اور وہیں آپ نے اپنے چچا (مولوی محمد انور صاحب اور مولوی محمد جمعہ صاحب) کی سرپرستی میں بچپن کے پہلے مرحلے کی زندگی شروع کی۔

تعلیم: ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے ۸ سال کی عمر میں دینی علوم کی تحصیل کی غرض سے صوبہ روزگان کے دہراوکے شہرِ کہنہ کے علاقے میں ابتدائی دینی مدرسے (جس کی سرپرستی ان کے چچا مولوی محمد جمعہ صاحب کے پاس تھی) میں داخلہ لیا، اور اپنی ابتدائی تعلیم اپنے چچاجان سے شروع کی۔ آپ رحمہ اللہ کے دونوں چچا خصوصاً مولوی محمد انور صاحب نے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی دینی تربیت میں خاص کردار ادا کیا۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی دینی و شرعی تعلیم کا ابتدائی اور درمیانہ دور کامیابی سے یہیں پورا کیا اور جب ۱۸ سال کے ہوئے تو افغانستان میں رائج اعلیٰ تعلیم کے حصول لگ گئے، لیکن علوم عالیہ کی تحصیل کا مرحلہ (۱۳۵۷ھ ش بمطابق: ۱۹۷۸ء) کمیونسٹوں کی حکمرانی کے باعث ادھورا رہ گیا۔

خاندان: قبیلے کے اعتبار سے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا تعلق مشہور پشتون قبیلے ہوتک کی "تومزئی" شاخ سے ہے۔ ہوتک قبیلہ پشتون قوم کی ایک بڑی شاخ ہے، ہوتک قبیلہ معاصر افغانستان کی تاریخ میں مشہور و معروف شخصیت "حاجی میرویس خان ہوتک" کی طرح بہت سے اسلام پسند، مدبّر، ملّی اور جہادی اشخاص پر مشتمل قبیلہ ہے۔ غازی کبیر حاجی میرویس خان ہوتک (جنہیں افغانوں نے احتراماً "دادا" کا عظیم لقب دے رکھا ہے) نے ۱۰۸۸ھ بمطابق ۱۷۱۲ء میں افغانستان کو ظالم صفوی حکمرانی سے آزاد کرکے افغانوں کے لئے ایک خود مختار مقتدر حکومت کی بنیاد ڈالی۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے گھرانے کے افراد دینی علوم کے پیشہ ور مدرسین و علماء تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور شرعی علوم کی تدریس اور مسلمانوں کی دینی اور فکری تربیت کے واسطے وقف کر رکھی تھیں۔ اسی وجہ سے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے گھرانے کے افراد کی اپنے علاقے میں بڑی اچھی شہرت تھی، اور وہ روحانی اعتبار سے معاشرے میں سب سے باوقار حیثیت کے مالک تھے۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی ایک علمی اور روحانی گھرانے میں پیدائش اور پھر علمی اور فکری مربّین کی براہِ راست تربیت کے تحت ان کی جہادی اور فکری نشأت نے موصوف کو اُس صلاحیت سے نوازا جس کی بدولت وہ افغان معاشرے میں ایک مخلص، مجاہد، غمخوار، بااحساس اسلامی شخصیت کی حیثیت سے ظاہر ہوئے اور انہوں نے اپنی جہادی اور اصلاحی خدمات سے افغان معاشرے سے فساد، ظلم اور ناانصافی کو ختم کرکے وطنِ عزیز افغانستان کو یقینی تحلیل و تقسیم سے بچایا۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا گھرانہ، بھائی، چچا اور بیٹے سب کے سب مجاہدین ہیں، اور افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب کے بعد سے اب تک جاری جہاد میں اس جہادی گھرانے کے چار مجاہد شہادت کے عظیم رُتبے پر فائز ہو چکے ہیں۔

افغانستان پر امریکی حملے کے پہلے دن (۱۳۷۹/۶/۱۵ھ ش - ۲۰۰۱/۱۰/۷) ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے چچا ملا محمد حنفی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امریکیوں کے ظالمانہ ہوائی حملے میں جام شہادت نوش کیا۔

وزیر خارجہ افغانستان کے دورہ پاکستان پر تبصرہ

از: مولانا خالد قریشی

پوری دنیا خصوصاً ہمارے خطے میں پڑوسی ممالک کے تعلقات ہر وقت میڈیا کی زینت ہوا کرتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر پاک و ہند اور پاک افغان تعلقات کی خبروں کو خبروں کا بادشاہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ بارڈر پر جنگ ہو یا عید کے موقع پر تحائف کا تبادلہ، تجارت کا مسئلہ ہو یا انتظامیہ کی نوک جھونک، کرکٹ میچز ہوں یا سوشل میڈیا صارفین کے مباحث، ان خبروں کے ہوتے ہوئے میڈیا پر کوئی اور خبر ٹاپ پر آ ہی نہیں سکتی۔

حال ہی میں افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی صاحب نے اسلام آباد کا دورہ کیا جہاں انہوں نے دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ وزارت خارجہ پاکستان سے ملاقات کی جہاں انہوں نے ایک اہم پریس کانفرنس کے دوران میڈیا کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ متقی صاحب کا دورہ پاکستان تحریک طالبان پاکستان کے حوالے سے بات چیت سے کیسے خالی ہو سکتا تھا؟۔

پریس کانفرنس کے دوران دوسرے تمام سوالات جوابات کے ساتھ متقی صاحب کی یہ بات کہ "تحریک طالبان پاکستان کوئی دو سالہ تنظیم نہیں ہے بلکہ یہ ایک تاریخ رکھتی ہے اور پاکستان رسمی طور پر بھی اس کی تائید کرتا رہا ہے" بہت ہی قابل غور تھی۔ یقیناً جن پاکستانیوں نے ان کی زبان سے یہ بات سنی ہوگی تو وہ فکر میں پڑے ہوں گے کہ آخر پندرہ سال سے زائد عرصے کے دوران ریاست اس مسئلے کا حل کیوں نہ نکال سکی؟ اور یہ کہ جب یہ اتنا پرانا مسئلہ ہے تو پاکستان موجودہ افغان حکومت کو ہی کیوں ملامت کر رہی ہے؟۔ مزید یہ کہ اس جماعت کے موقف میں کوئی تو ایسی بات ہوگی جو اتنا عرصہ اس پر قائم رہی اور باوجود اموات و نقصانات کے اس نے نظریاتی ترقی پائی۔

اس موقع پر انہوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا امارت اسلامیہ اتنا کر سکی کہ حکومت پاکستان اور تحریک طالبان پاکستان کو مذاکرات کی میز پر بٹھائیں جس سے پاکستان نے فائدہ نہ اٹھایا اور کہا کہ مستقبل میں بھی ہماری یہی دعوت ہوگی کہ اس مسئلے کو مذاکرات کی میز پر حل کیا جائے۔ یقیناً حکومت پاکستان نے اپنی جابرانہ صفت کو اپناتے ہوئے سابقہ مذاکرات کو سبوتاژ کیا اور اب ایک مرتبہ انہیں کسی موقع کا انتظار ہے۔ ملک کی سیاسی، فوجی اور اقتصادی صورتحال اور تحریک طالبان پاکستان کے بڑھتے حملوں کو دیکھتے ہوئے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت پاکستان ضرور مذاکرات پر آمادہ ہوگی لیکن یہ بہت اہم ہے کہ اس موقع پر تحریک طالبان پاکستان کیسے شرائط اور مطالبات سامنے رکھے گی۔

اس دورے میں دوسری قابل غور بات یہ تھی کہ متقی صاحب سے اسلام آباد میں مختلف شخصیات نے ملاقاتیں کیں۔ تعجب تو تب ہوا جب وہ لوگ بھی قریبی صوفے پر بیٹھنے کی کوشش کر رہے تھے اور سیلفیاں لے رہے تھے جو ان کے حکومت میں آنے سے قبل ان سے برأت کے اعلانات کر رہے تھے اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگاتے تھے۔ کون کہتا تھا کہ پاکستان کا سیاسی طبقہ طالبان کے آگے پیچھے یوں طواف کرتا نظر آئے گا۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی خارجہ پالیسی، سوالات کے معقول و مدلل جوابات اور تحریک طالبان پاکستان سمیت دیگر جہادی تنظیموں کے بارے میں پالیسی یقیناً مسکت اور معقول پالیسی ہے اور ان کے پڑوسی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کے مطالبے نے بھی دنیا کو حیران کر رکھا ہے۔ اللہ انہیں استحکام و ترقی نصیب فرمائے۔ آمین۔





اذن امام، اولوالامر، بغاوت اور شہید قسط (1)

از: مولانا عبدالحکیم

تمہید و مقدمہ

پاکستانی فوج اور اس کے اداروں کی طرف سے ہر کچھ عرصہ بعد جہاد اور مجاہدین کے بارے میں بعض مسائل کو فتوؤں اور تحریروں کی شکل میں اٹھایا جاتا ہے اور اُنہیں بہت ہوادی جاتی ہے جس کا بنیادی مقصد وطنِ عزیز پر غاصب پاکستانی فوج اور اس کے اداروں کے خلاف جاری مقدس جہاد کے بارے میں مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہوتا ہے۔ فوج اور اس کے ادارے اپنے ایسے من گھڑت فتوؤں کے ذریعے کوشش کرتے ہیں کہ پاکستان میں جاری اس مقدس جہاد کو مسلمانوں کے سامنے باطل اور حرام ثابت کریں اور اس میں مصروفِ عمل مجاہدین کو بھی بیرونی ایجنٹ اور باطل قرار دیں۔ یہ وہی باطل طریقۂ واردات ہے جو انگریز نے برصغیر ہند پر اپنا استعماری قبضہ جمانے کے بعد انگریز سے جہاد و قتال کرنے والے مجاہدین کے خلاف اختیار کیا تھا۔ اس لیے جہادِ پاکستان کو غیر شرعی اور حرام ثابت کرنے کے لیے اٹھائے جانے والے یہ اشکالات اور اعتراضات آج کے نہیں بلکہ دو صدی پُرانے ہیں۔

سقوطِ خلافتِ عثمانیہ کے بعد جب انگریزوں نے اسلامی علاقوں کی بندر بانٹ شروع کی اور اُن پر ظالمانہ قبضے جمائے تو ہر علاقے میں غیور مسلمانوں نے اہلِ حق علماء کی سرپرستی میں غاصب انگریزوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ جب غاصب انگریزوں کو مجاہدین کے جہاد سے مشکلات کا سامنا ہوا اور انہیں جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا تو اِس کو ختم کرنے کے لیے اُس نے اپنے مستشرقین کو استعمال کیا۔ اِن مستشرقین نے انگریز کے خلاف جاری جہاد کو غیر شرعی اور حرام ثابت کرنے کے لیے اپنی طرف سے فتوے گڑھے کہ انگریز حاکمِ وقت اور اولوالامر ہیں، اِن کے خلاف لڑنے والے باغی ہیں وغیرہ اور پھر اپنے زرخرید نام نہاد مسلمان شخصیات کے نام سے وہ فتوے مسلمانوں میں پھیلائے۔

یہی بات مولانا محمد میاں صاحب اپنی کتاب ''تحریک شیخ الہند'' (ص: ۱۱۸) پر کچھ اس طرح لکھتے ہیں:

''شیخ الہند رحمہ اللہ نے حاجی ترنگ زئی صاحب کو مطلع کیا اور ضروری قرار دیا کہ وہ یاغستان (صوبہ سرحد (کے پی کے) کے آزاد قبائلی علاقہ جات) چلے جائیں اور ضروری عملی کارروائی شروع کریں۔ چنانچہ حاجی ترنگ زئی صاحب قبائلی علاقہ پہنچے۔ مجاہدین کا مجمع شمار سے زیادہ ہوگیا، کچھ عرصہ بعد جنگ چھڑ گئی اور بحمد اللہ مجاہدین کو غیر متوقع کامیابی ہونے لگی اور انگریز پسپا ہو کر واپس اپنی چھاؤنی میں پناہ لینے پر مجبور ہوگیا۔ اس کے ردِ عمل میں انگریز نے جہاد اور مجاہدین کے خلاف جو اقدامات کیئے اُن میں سے چند ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ عوام میں پروپیگنڈہ کیا جائے کہ یہ جہاد نہیں ہے، جہاد بغیر بادشاہ کے نہیں ہوتا، بغیر بادشاہ کے جہاد حرام ہے۔

۲۔ پیسہ پانی کی طرح بہایا جائے اور اپنے لوگوں کو قبائل کے سرداروں کے پاس بھیج کر بے شمار پیسہ دے کر مجاہدین اور حاجی صاحب سے لوگوں کو توڑا جائے۔

۳۔ عوام میں یہ تبلیغ کی جائے کہ مسلمانانِ (صوبہ) سرحد (کے پی کے) اور افغانوں کا بادشاہ امیر حبیب اللہ (والئِ افغانستان) ہے، مسلمانوں کو ان سے بیعتِ جہاد کرنا چاہیے اور اُس وقت تک انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ وہ عَلَمِ جہاد بلند نہیں کرتے۔

۴۔ اِس وقت مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ کاغذوں پر بیعتِ جہاد کر کے دستخط کریں اور امیرِ کابل کے نائب سلطنت سردار نصر اللہ خان کے دفتر میں یہ کاغذات بھیج دیں۔

۵۔ امیر حبیب اللہ خان کو مختلف وعدوں کے سبز باغ دکھا کر بے تحاشا مال دیکر جہاد میں کھڑا ہونے سے روکا جائے۔

۶۔ انگریزوں سے جو ترکوں کی جنگ ہے اس کے متعلق یہ پروپیگنڈا کیا جائے کہ یہ مذہبی جنگ اور جہاد نہیں بلکہ یہ سیاسی جنگ ہے۔

۷۔ سلطان عبد المجید خان جو ترکی خلیفہ تھے، ان کی طرف سے انگریز نے ایک

جھوٹا فرمان حاصل کیا اور پورے ہندوستان میں شائع کیا کہ سلطان کے اسی فرمان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے فرض ہے۔ وہ فرمان یہ تھا کہ انگریز کی اطاعت ضروری ہے، ان سے لڑنا نہیں چاہیے۔ چنانچہ اس سے لوگوں کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے۔'' (تحریکِ شیخ الہند، ص:۱۱۸)

اسی طرح جب علمائے ہند نے قابض انگریزوں کے خلاف جہادی تحریک شروع کی تو اُس تحریک کو ناکام کرنے کے لیے انگریز نے ایک حربہ یہ استعمال کیا کہ اپنے ایک ایجنٹ غلام احمد قادیانی کو اٹھایا اور مشہور کیا، جس نے بعد میں نبوت کا دعویٰ بھی کیا جو کہ مشہور ہے، اس کا بنیادی مقصد بھی مسلمانوں کو جہاد سے روکنا تھا۔

اسی طرح مولانا نور محمد وزیرستانی اپنی کتاب ''جہادِ افغانستان'' (ص:۱۱۳) میں لکھتے ہیں:

''انگریز ڈپلومیسی نے اپنے دارالافتاء سے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے خلاف ایک فتویٰ شائع کروایا کہ انگریز حاکمِ وقت ہے، مسلمان اس کی پناہ میں ہیں (یعنی متامن ہیں)، پس انگریز کی اطاعت واجب ہے اور غدر حرام ہے۔''

پاکستانی فوج بھی انگریز کے طریقے پر کار فرما ہے۔ پاکستانی فوج چونکہ ہندستان میں انگریز کی شاہی ہندی فوج کا تسلسل ہے، اس لیے اس کا بھی جہاد و مجاہدین کے خلاف اپنے انگریز استاد کا آزمایا ہوا ہی پرانا طریقہ کار ہے، نہتے مسلمانوں کا قتلِ عام ہو، اُن کے گھر، مساجد و مدارس کو مسمار کرنا ہو، اُن پر اندھادھند بمباری ہو، لاکھوں کی تعداد میں اُنہیں بے گھر کرکے کیمپوں میں ہجرت و مظلومیت کی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا ہو، بے گناہ مسلمانوں پر نام نہاد دہشت گردی کا الزام لگا کر لاپتہ کرنا ہو، اُنہیں سالہاسال اندھیری بند کوٹریوں میں ہاتھ پیر باندھ کر رکھنا ہو یا اُنہیں شہید کرکے اُن کی مسخ شدہ لاشوں کو سڑکوں پر پھینکنا ہو۔ اُن کے خلاف باطل پروپیگنڈا کرکے اُن کے جہاد کو حرام قرار دینا اور اُن کے دفاع کے حق کو بھی سلب کرنا ہو، یہ فوج اور اُس کے ادارے پوری طرح اپنے انگریز آقا کے نقشِ قدم پر چلتی ہے۔

اس تمہید کے بعد اب ہم وہ موضوعات اور اُن کی صحیح شرعی حیثیت قرآن و حدیث اور فقہاء کی تعلیمات کی روشنی میں بیان کریں گے جو کہ انگریز مستشرقین جہاد اور مجاہدین کے خلاف اُٹھاتے ہیں اور اُن کی تلاع پاکستانی فوج بھی مجاہدین کے حملوں سے بچنے کے لیے اُنہیں پاکستانی مجاہدین کے خلاف بطورِ ہتھیار استعمال کرتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يُرِيدُونَ لِيُطفِـوا نُورَ اللَّه بِافوَا ههم وَ اللَّه مُتِمُّ نُوره وَلَو كَره الكفِرُونَ [٨]

(الصف:٨)

زیرِ نظر تحریر میں ہم چار موضوعات ذکر کریں گے:

- پہلا موضوع: جہاد کے لیے بادشاہ یا حاکم کی اجازت شرط نہیں
- دوسرا موضوع: پاکستان کی حکومت اسلامی نہیں اور اس کے حکمران اولوالامر نہیں
- تیسرا موضوع: پاکستانی حکمرانوں اور فوج کے خلاف مسلح قیام کرنے والے باغی نہیں
- چوتھا موضوع: مجاہدین کے خلاف لڑ کر مرنے والے پاکستانی سیکورٹی اہلکار شہید نہیں۔

جاری ہے...

سیاسی مسائل کا حل

تمام سیاسی مسائل کا حل اسلامی سیاست ہے۔ ہیں بحیثیت حکمران و رعایا سوچنا ہوگا کہ ہم اس بھنور سے کب نکلنے والے ہیں؟

کیا اس غلیظ اور غیر اسلامی نظام کے ہوتے ہوئے ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں؟

کیا ایسے لوگ ہمارے مسائل حل کر سکتے ہیں جو چلتے پھرے جرائم کی فائلیں ہیں؟

کیا ایسا نظام، جس پر پاکستان میں پچھتر سالوں سے تجربہ کیا گیا، پاکستان کے مسائل حل کر سکا؟

سوچیے سمجھیے

ہوش کے ناخن لیں مطالعہ کریں

آخر میں آپ کی سمجھ میں بھی یہی بات آئے گی کہ اسلامی، پیغمبری اور جہادی سیاست ہی ہمارے مسائل کا حل ہے۔

تذکرۂ امین امت رضی اللہ عنہ

از: چوہدری منیب الرحمن جٹ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے امین الامت کا لقب ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ "ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ ہے"۔ آپ ان دس عظیم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری سنادی تھی آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ قریش میں تین شخصیات ایسی ہیں جن کے چہرے تمام لوگوں سے بڑھ کر زیادہ حسین، جن کا اخلاق سب سے عمدہ اور جن میں سب سے زیادہ حیاء پائی جاتی ہے۔ اگر وہ آپ سے گفتگو کریں تو قطعا جھوٹ نہ بولیں، اگر آپ ان سے کوئی بات کریں تو وہ آپ کو جھٹلائیں گے نہیں میری نظر میں وہ تین عظیم شخصیات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے ہی روز مسلمان ہو گئے تھے۔ لہذا آپ نے وہ تمام مشکلات برداشت کیں جو مکہ معظمہ میں شروع اسلام میں مسلمانوں کو پیش آئیں مگر آپ استقامت سے دین اسلام پر ڈٹے رہے اور دیگر صحابہ کرام کی طرح سختیاں برداشت کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ایسی سختیاں اور تکالیف آئیں کہ تاریخ انسانی میں کسی اور مذہب کے ماننے والوں پر اس قسم کی سختیاں نہیں آئیں مگر غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ پر جو آزمائش آئی اس کی مثال ملنا ناممکن اور محال ہے۔ ذہن انسانی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کا سامنا اپنے حقیقی والد سے ہوا جو مشرکین مکہ کی طرف سے لڑنے آئے تھے دو تین مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ آپ کی تلوار کی زد میں آئے مگر آپ ان کو بوجہ والد ہونے کے جنگ میں نظر انداز کرتے رہے۔ پھر اچانک آپ کو خیال آیا کہ کہیں میں ایسا کرنے سے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت تو نہیں کر رہا؟ یہ خیال آتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے بلا تردد تلوار کی ایک ضرب سے اپنے والد کا سر دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی وفادار ہونے کا ثبوت دیا۔ آپ رضی اللہ عنہٗ کا یہ اقدام اللہ تعالی کو اتنا پسند آیا کہ آپ کے بارے میں قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ لَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ – اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ – وَ یُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ – اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ – اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: آپ کبھی یہ نہ پائیں گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خاندان یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں۔ خبردار رہو اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔ سورہ المجادلہ آیت نمبر ۲۲۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ امانت اور دیانت کے اعلی مقام پر فائز تھے اس کے ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ عنہ میں قائدانہ صلاحیت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر جنگی مہم کے لیے روانہ فرمایا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ ایک بہترین جنگی قائد تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی حیثیت سے شام کی سرزمین میں دشمنان اسلام سے برسرپیکار تھے اور پے در پے فتوحات حاصل کر رہے تھے کہ وہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جس جگہ موجود ہیں وہاں وبا پھوٹ پڑی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً آپ کی فکر دامن گیر ہوئی اور آپ کو خط لکھا کہ فوراً وہاں سے نکلیں اور مدینہ پہنچیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ سے بہت محبت اور عقیدت تھی اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ طاعون کی وجہ سے اپنے ایک بہترین ساتھی اور سپہ سالار کو کھو دیں۔ مگر جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام پہنچا تو وہ سمجھ گئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں صرف طاعون کی وبا سے بچاؤ کے لیے مدینہ طلب کیا ہے تو آپ نے جوابی خط میں انکار کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا اور جوابی خط میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں مسلمانوں کو اس تکلیف کی حالت اور مشکل میں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا اور اپنے آخری وقت میں بھی مجاہدین ہی کے درمیان رہنا چاہتا ہوں لہذا مجھے معذور سمجھتے ہوئے اسلامی لشکر میں رہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ کا خط جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو وہ زار و قطار رونے لگے تو لوگوں نے پوچھا کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! مگر وہ اب موت سے بہت قریب ہیں۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھٹکا تھا کچھ ہی دنوں بعد ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ طاعون جیسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے اور اسی بیماری میں آپ کا انتقال ہوا۔ وصال سے کچھ وقت قبل آپ رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کو جمع کر کے مندرجہ ذیل وصیت فرمائی: ”میں آج آپ لوگوں کو ایک وصیت کرتا ہوں، اگر اس پر عمل کرو گے تو ہمیشہ خیریت سے رہو گے۔ سنو! نماز قائم کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، صدقہ و خیرات کرتے رہنا، حج کرنا، عمرہ ادا کرنا، آپس میں ایک دوسرے کو اچھی باتوں کی تلقین کرتے رہنا، اپنے حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آتے رہنا اور انہیں کبھی دھوکہ نہ دینا، دیکھنا کہیں تمہیں دنیا غافل نہ کر دے۔ میری بات غور سے سنو! اگر کسی شخص کو ایک ہزار سال کی عمر بھی مل جائے تو آخر کار اس کا انجام بھی یہی ہو گا جو آج میرا دیکھ رہے ہو۔ موت سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ سب کو میری طرف سے سلام، آپ سب پر اللہ تعالی کی رحمتیں ہوں۔ پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ معاذ لوگوں کو نماز پڑھایا کریں۔ اچھا خدا حافظ“۔ یہ فرمایا اور آپ کی پاکیزہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس موقع پر کھڑے ہوئے اور فرمایا!

”لوگو! تم آج ایسی شخصیت کے غم میں مبتلا ہو، خدا کی قسم میں نے ان سے بڑھ کر نیک دل حسد اور بغض سے پاک دل، آخرت سے ہمیشہ محبت رکھنے والا اور عوام الناس کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آنے والا کسی کو نہیں پایا۔ اللہ تعالی سے دعا کرو کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کی برکھا برسا دے“۔

”خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را“

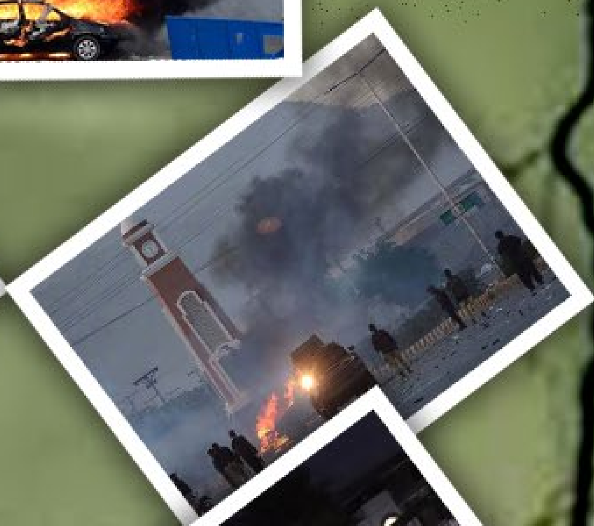
حج میں جہاد کی بھنک

حج کی دیگر فضائل و مسائل کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہے کہ اس میں جہاد کی بھنک موجود ہے۔ ناخنوں کا بڑھنا، بیک وقت مالی و جانی عبادت کرنا، بالوں کا نہ کاٹنا اور مسلسل پیدل گھومنا وغیرہ تمام ارکان و اعمال میں جہاد کی تکالیف اور جہادی اسفار کی یادیں تازہ ہوتی ہیں، لیکن اس کیلئے جہادی محبت دل میں ہونا ضروری ہے۔

کیا یہ عمل کرنے والے اور ان کی قیادت ملک کی وفادار ہو سکتی ہے؟















سیاست یا انتقام کا سلسلہ؟





یہ تاجر ہیں یا فوجی؟

THE GUARDIAN AND
AL JAZEERA

Magazine

PAKISTANI "ARMY'S' $20BN 'BUSINESS



- Two stud farms in Pakpattan and Okara
- Army Welfare Sugar Mills, Badin
- Askari Project (shoe and woollen)Lahore
- Army Welfare Mess and Blue Lagoon Restaurant, Rawalpindi
- Real estate comprising three small
- housing schemes in Lahore, Badaber and Sangjani
- Askari General Insurance Co Ltd,Rawalpindi
- Askari Aviation Services, Rawalpindi
- MAL Pakistan Ltd. Karachi
- Askari Guards Pvt Ltd, head office (HO)in Rawalpindi
- Askari Fuels (CNG), HO in Rawalpindi
- Askari Seeds, Okara
- Askari Enterprises, Rawalpindi
- Fauji Security Services (acquired from
- Fauji Foundation), HO in Rawalpindi
- Askari Apparel, Lahore
- Askari Lagoon, Faisalabad
- Fauji Cereals
- Foundation Gas
- Fauji Cement Co Ltd
- Fauji Oil Terminal and Distillery Co Ltd
- Fauji Kabirwala Power Company Ltd
- Foundation Power Co (Dharki) Ltd
- Askari Cement Ltd
- Askari Bank Ltd



- Askari Bank Ltd
- Foundation Wind Energy (I and II) Ltd
- Noon Pakistan Ltd Lahore
- Fauji Fertiliser Company Ltd based in
- Morocco
- Fauji Meat Ltd
- Fauji Fertiliser Bin Qasim Ltd
- Fauji Akbar Partia Marine Terminal Ltd,
- HO in Karachi
- Shaheen Airport Services
- Shaheen Aerotraders
- Shaheen Knitwear
- Shaheen Complex, Karachi
- Shaheen Complex, Lahore
- Shaheen Medical Services
- Hawk Advertising
- Fazaia Welfare Education School System
- SAPS Aviation College
- Air Eagle Aviation Academy
- Shaheen Welfare Housing Scheme,
- Peshawar
- The Bahria Foundation,

بولتی تصویریں!

حکم آیا کہ موجودہ وزیراعظم علیل ہیں، دوسرے کو مقرر کیا جائے
بغیر کسی دنگے فساد کے حکم تعمیل کو پہنچا۔

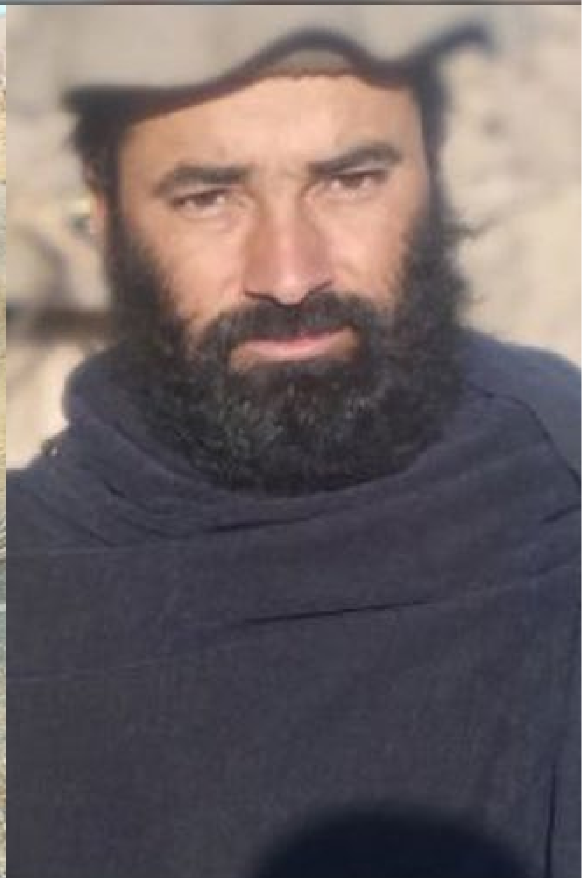


کیا (اسلام کے قلعہ) پاکستان میں ایسا ہو سکتا ہے؟



اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں
جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں





آسائشوں، رشتہ داروں، وطن، دوستوں اور مال و دولت کو چھوڑ کر
جہاد کا رخ کرنے والے اقبال عرف شانی بھائی رحمہ اللہ

پاکستانی میڈیا کی ایک اہم خبر!

DawnNews @Dawn_News · 3m

ماہرین کا کہنا ہے کہ کورین ڈراموں کے اسکرپٹ اعلیٰ معیار ہونے کے علاوہ انتہائی ہوشیاری سے لکھے جاتے ہیں

#DawnNews #korean #kdrama #Netflix #SquidGame

مزید پڑھیں:



dawnnews.tv

’پاکستان سمیت دنیا بھر میں کورین ڈراموں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت‘ آخر اس کا راز کیا ہے؟

1 · 3 · 189

یہاں لوگ پاکستانی ڈراموں سے تنگ ہیں، یہ کوریائی ڈرامے پروموٹ کرنے لگے

جھوٹ بولا ہے تو قائم بھی رہو اس پر ظفرؔ
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہیئے





انٹرنیشنل میڈیا جہاں تحریک طالبان پاکستان کی وحدتِ صف کی گواہی دے رہا ہے، وہیں چند بدنام چینلز ایسی بے سر و پا خبریں بھی چلا رہے ہیں۔

رواں سال (2023ء) ماہ مئی (شوال المکرم ۔ ذوالقعدہ) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کُل ۷۶ حملے کیے، جن میں ۲۰۶ فوجی، پولیس، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ اور مجاہدین کو مختلف اسلحے حاصل ہوئے۔

کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

یکم مئی/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے ترناب کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلرز نے مجاہدین کے خلاف جاسوسی کی متعدد کاروائیوں میں ملوث پولیس اہلکار ابرار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

۲/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے ٹی ٹی مداخیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی چیک پوسٹ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے بائی پاس روڈ پر فوجی چیک پوسٹ پر لیزر گن اور راکٹ سے کیا گیا، جس میں فوج کو جانی نقصان کا امکان ہے۔ جاسوسی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کی مین گڑیوم چیک پوسٹ کے قریب فوج پر بم دھماکہ کیا گیا، جس میں تین فوجی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۲/مئی/۲۰۲۳ء

اسی روز اسی مقام پر دوسرے بم دھماکے میں تین فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیوہ کے علاقے سرخنی میں ایک جاسوسی کیمرے کو نشانہ بنا کر ناکارہ بنا دیا گیا۔

۲/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے ایپی بائی پاس کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملے میں ایک فوجی کو مار گرایا۔

۳/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کاکاخیل میں گشت پر مامور فوجی اہلکاروں کو گھات لگا کر کا نشانہ بنایا گیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے چھاپے کے لئے آنے والی فوجی گاڑیوں میں ایک گاڑی کو مائن حملے کا نشانہ بنایا، جس میں ۱۴ اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ تین جاسوسی کتے بھی مارے گئے۔

۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے تھانہ یونیورسٹی کی حدود میں ایک جھڑپ کے دوران عابد اقبال نامی ڈی ایس پی شدید زخمی ہوگیا۔

۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے خیسور کے گاؤں مندرہ قلعے میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، جوابی حملے میں فوج و ایف سی کے ۱۳ اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی، خیسور روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے چھاپے کی نیت سے جانے والے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں ۱۵ فوجی اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔ دو فوجی گاڑیاں بھی تخریب کا نشانہ بنیں۔

۴/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل پاڑہ چنار کے علاقے سپینہ شگہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن کے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۵/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شاوئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے ایک کانوائے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا، جس میں متعدد اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۶/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے دتہ خیل میں فوج کی ایک چیک پوسٹ پر سنائپر حملہ کیا گیا، جس میں فوج کے دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۶/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے میشتہ میں پائی چیک پوسٹ پر لیزری حملہ کر کے دو ایف سی اہلکاروں کو ہلاک اور ایک سیکورٹی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنایا گیا۔

۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں الحاج چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کر کے ایک پولیس اہلکار نسیم ولد اورنگزیب کو ہلاک کر دیا۔

۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے چارمنگ میں کار سٹاپ کیمپ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس میں فوج کے جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا۔

۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، تحصیل بڈھ بیر شنو میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ثمر آباد چیک پوسٹ پر گرنیڈ اور لیزر گن سے حملہ کیا جس میں فورسز کو جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا۔

۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل پاڑہ چنار کے علاقے تری منگل میں سید کرم چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزری حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقہ سنوبائی قلعہ کے ساتھ موجود مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے سنائپر شوٹر مجاہد نے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی میں لٹکہ مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر اور دیگر ہتھیاروں کا استعمال کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا۔

۹/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے ترتیخ تالائی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور ایک جاسوسی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۹/مئی/۲۰۲۳ء
اسی مقام پر دوسرے حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک جاسوسی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۰/مئی/۲۰۲۳ء
اگلے روز اسی مقام پر ایک اور حملے میں مجاہدین نے ایک جاسوسی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنایا۔

۱۰/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خیسور مارکیٹ پر موجود فوجی مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن اور راکٹ سے حملہ کیا، جس میں فوج کو جانی ومالی نقصان پہنچا۔ جاسوسی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۰/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، ضلع پشاور کی تحصیل باڑہ میں باڑہ نالہ چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں پانچ ایف سی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۰/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے شاگئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر دستی بموں سے حملہ کر کے دو اہلکاروں کو زخمی کر دیا۔

۱۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے مدی جان میں تحریک طالبان پاکستان مجاہدین نے ایک چھوٹا جاسوسی ڈرون کیمرہ مار گرایا۔

۱۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے وخوپل کے نزدیک تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس موبائل پر فائرنگ کی جس میں دو اہلکاروں کے زخمی ہوئے۔

۱۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے رستم بہروج کلے میں واقع پولیس سٹیشن پر مجاہدین نے لیزر گن اور ہینڈ گرنیڈز سے حملہ کیا، جس میں پولیس کو جانی و مالی نقصان پہنچا۔

۱۲/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے قلندر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے ایک دستے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں فوج کے دو اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

۱۲/مئی/۲۰۲۳ء
صوبہ بلوچستان، ضلع قلعہ عبد اللہ کے علاقے جنگل پیر علیزئی کے مقام پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے مائن کے ذریعے لیویز اہلکاروں کی پوسٹ اڑادی، جس سے پوسٹ تباہ اور اس میں موجود اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے۔

۱۳/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شین ستر گے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی پوسٹ پر سنائپر کے ذریعے حملہ کیا، جس میں دو فوجی ہلاک اور ایک جاسوسی کیمرہ نشانہ بنا۔

۱۳/مئی/۲۰۲۳ء
صوبہ بلوچستان، ضلع قلعہ عبد اللہ کے علاقے شام مزئی اڈہ کے قریب لیویز اہلکار نور الحق کو ٹارگٹ کلیگ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا گیا۔

۱۴/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے گورگورئی میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ایک مرکز پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بروقت جوابی کاروائی کر کے چھاپہ ناکام بنایا اور محاصرے سے نکلنے میں کامیاب ہوئے، فائرنگ کے تبادلے میں فوج کے سات اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۴/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کھجوری چیک پوسٹ کے جاسوسی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنادیا۔

۱۳/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے دتہ خیل میں ریپیٹر چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کیا۔ فوج کے کمیونیکیشن سسٹم اور جاسوسی کیمرہ بھی ناکارہ بنادیا گیا۔

۱۵/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے نشپہ گاؤں میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۱۵/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شامپلین میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی ایک گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس میں تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۱۵/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لواڑہ میں سنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا گیا۔

۱۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۱۹/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی ولسوالی تحصیل گڑیوم کے علاقے بوبلی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے ایک کیمپ پر تعارضی حملہ کیا جس میں فوج کا شدید جانی و مالی نقصان ہوا۔

۱۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل جمرود کے علاقے سرکی سڑک پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گشت پر مامور ایف سی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں ایف سی کے تین اہلکار ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔

۱۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے قوخولہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۱۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت مالاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے تنگی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لالی جوہڑ کے مورچے پر لیزر گن سے حملہ کیا، جس میں فوج کے تین اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے کڑی حیدر میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بھرپور جوابی کاروائی کر کے چھاپے کو ناکام بنایا گیا جس میں فوج کے ۱۲ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور مجاہدین نے دو کلاشنکوف، ایک امریکی ساخت نائٹ ویژن بھی حاصل کی۔

۱۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کے مرکز وانا کے علاقے اعظم ورسک میں نزنارائے کے مقام پر مجاہدین نے فوج پر مائن حملہ کیا، جس میں انہیں جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

۲۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے کھجوری میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی کو سنائپر کے ذریعے قتل کر دیا۔

۱۹/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے ڈوری میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے مورچوں پر تین اطراف سے لیزر گن سے حملہ کیا، جس میں فوج کے تین اہلکار ہلاک اور دیگر کئی زخمی ہوئے۔

۲۲/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، تحصیل میریان میں تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلر دستے کے مجاہدین نے ایم آئی اہلکار سید عالم کو ہلاک کر دیا۔

۱۹/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے تیراہ میدان میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی کے ایک کانوائے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا، جس میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۲/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے کڑی ملنگ کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایس ڈی پی او عبد الرشید سمیت متعدد پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔

۲۲/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خیسور میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک بم دھماکے کے نتیجے میں دو فوجیوں کو ہلاک اور ان کی گاڑی کو تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۳/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے لٹکہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر کے ذریعے حملہ کر کے دو فوجیوں کو زخمی کر دیا۔

۲۳/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، ضلع سوات کی تحصیل بابوزئی کے علاقے منگلور، بنجوٹ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر مقامی جواسیس کی مدد سے پولیس نے حملہ کیا، جوابی کارروائی میں ایک جاسوس ہلاک اور ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا اور ایک ڈرون کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۳/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل گومل میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے ایک مرکز پر چھاپہ مارا، جس کی جوابی کاروائی میں سات فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں خدی میں تحریک طالبان پاکستان کے ایک سنائپر شوٹر نے فائرنگ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں ڈی میں فوج اور اس کی بنائی گئی امن کمیٹی نے مجاہدین کے ٹھکانے پر چھاپہ مارا، جوابی کارروائی میں امن کمیٹی اور فوج کے متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے اور مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

۲۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، ضلع ہنگو کے علاقے ٹل منجی خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، جس میں چھ اہلکار مارے گئے اور مختلف اسلحے مجاہدین کے ہاتھ لگے۔

۲۳/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل گومل میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے ایک مرکز پر چھاپہ مارا، جس کی جوابی کاروائی میں سات فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۴/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، تحصیل درگئی کے مختلف علاقوں میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر فوج اور پولیس نے گھات لگا کر حملے کیے، مجاہدین نے جوابی کارروائیاں کیں اور دشمن کو جانی نقصان پہنچاتے ہوئے محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

۲۵/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، وادی تیراہ کے علاقے ملک دین خیل میر درہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دس سے پندرہ پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۵/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے بنگے والا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے قافلے کو گھات لگا کر حملے کا نشانہ بنایا، ایک گاڑی نکلنے میں کامیاب ہوئی جبکہ تین گاڑیاں اور اس میں سوار اہلکار محصور ہو کر رہ گئے، متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور گاڑیاں جزوی طور پر تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۶/مئی/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سپاہ دوجنگی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج اور ایف سی کے ایک مشترکہ قافلے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا جس میں فوج اور ایف سی کے ۱۰ سے زائد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خدی پل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشحالی جنگل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی اہلکار کو سنائپر حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔

۲۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے متنی میں پولیس ناکے پر موجود اہلکاروں نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کو روکنے کی کوشش کی جہاں مجاہدین نے بھرپور جوابی کارروائی کی جس میں پولیس کے ۵ اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ دو گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں اور مجاہدین کو ایک کلاشنکوف بھی حاصل ہوئی۔

۲۷/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت مردان، ضلع مردان کی تحصیل کاٹلنگ میں پولیس نے مجاہدین پر گھات لگا کر حملہ کیا، مجاہدین نے بھرپور جوابی کاروائی کی جس میں پولیس کو نقصان پہنچا اور مجاہدین محفوظ رہے۔

۲۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے عیدک بازار میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اہلکاروں کو نشانہ بنایا جس میں دو فوجی اور ایک ایف سی اہلکار ہلاک ہو گیا۔

۲۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ میں تورہ تکہ پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر حملہ کر کے ایک اہلکار کو زخمی کر دیا
۔

۲۸/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے لواڑہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے کو مائن حملے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے می ل دو اہلکار ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے۔

۲۹/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکئی میں سپلینگہ پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ایک فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۹/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی ولسوالی تحصیل صافی میں میرزا خیل پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک پولیس اہلکار کو شدید زخمی کیا۔

۳۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں پاٹئی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس میں دو ایف سی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۳۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقہ ٹی ٹی مداخیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں مالی و جانی نقصان ہوا۔

۳۱/مئی/۲۰۲۳ء
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے کمر سر میں فوجی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا۔ حملے میں خود ساختہ دستی بموں، جی ایل، اسنائپر اور راکٹس کا استعمال کیا گیا جس میں کئی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

روان سال 2023ء ماہ مئی شوال المکرم ۔ ذوالقعدہ

میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

نوعیت عملیات

تعارضی حملے	09
گوریلہ حملے	09
سنائپر/لیزر حملے	23
گرنیڈ/بم دھماکے	09
جوابی حملے	11
میزائل حملے	00
ٹارگٹڈ حملے	04
گھات حملے	11

جائے عملیات

ولایت ڈی آئی خان	26
جنوبی وزیرستان	21
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	03
ضلع ٹانک	02
ولایت بنوں	24
شمالی وزیرستان	23
ضلع بنوں	01
ولایت پشاور	14
خیبر ایجنسی	08
ضلع پشاور	05
مہمند ایجنسی	01
ولایت ملاکنڈ	05
باجوڑ ایجنسی	03
ضلع سوات	01
ضلع بٹ خیلہ	01
ولایت کوہاٹ	03
کرم ایجنسی	02
ضلع ہنگو	01
ولایت مردان	02
ضلع مردان	02
صوبہ بلوچستان	02
ضلع قلعہ عبداللہ	02

جانی نقصان

206 جانی نقصان

ہلاکتیں	87
زخمی	119

نقصان اٹھانے والے ادارے

فوج	107
خفیہ	02
ایف سی	51
پولیس	46

مجاہدین کو حاصل شدہ اسلحہ

- 04 عدد ایس ایم جی گنز
- 03 عدد کلاشنکوف
- 02 عدد رائفلز
- 01 عدد امریکی ساخت نائٹ ویژن
- 01 عدد ایل جی

متعدد گرنیڈز متعدد میگزین گولیوں سمیت

تخریب

- 11 عدد جاسوسی کیمرے
- 06 عدد فوجی گاڑیاں
- 02 عدد پولیس موبائل
- 01 عدد فوجی پوسٹ

محبتِ رسول کا تقاضا
توہینِ رسالت کے نظام کا خاتمہ

کوئی قانون اس وقت تک نتیجہ نہیں دے سکتا، جب تک اس کی پشت پر ایک مستحکم نظام نہ ہو۔ اس ملک کی سب سے بڑی خرابی نظام کی خرابی ہے۔ قوانین تو بعد کی باتیں ہیں ہم پر جو نظام مسلط ہے، وہ انگریز سامراج کی غلامی کے زمانے کا ہے۔ اس دور کی عدالتیں جھوٹی، سیاسی نظام جھوٹا ہے۔ یونین کونسل کے ممبر سے لے کر سب سے بڑے عہدیدار تک اس نظام کے آلہ کار اور ایجنٹ ہیں۔ ایسے ظلم و ستم کے نظام میں اچھے قوانین بنانا کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرتا۔

اسی طرح توہینِ رسالت کا کوئی بھی اچھے سے اچھا قانون بنا لیا جائے، سسٹم غلط ہے، تو غلط قوتیں اس قانون کو بھی اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرلیں گی۔ اور پھر دیکھنے کی بات ہے کہ توہینِ رسالت ایک فرد کرے تو قانون حرکت میں آتا ہے اور اگر توہینِ رسالت پورا سسٹم کرے تو کوئی لیڈر اور کوئی جماعت میدان میں نہیں آتی۔

کیا سود خوری کا نظام توہینِ رسالت نہیں ہے؟ اس توہینِ رسالت میں کون عاشق میدان میں آیا ہے؟ یہاں کا سیاسی نظام جس کا بنیادی کام امن دینا تھا، خوف بانٹتا ہے، دہشت پیدا کرتا ہے اور انسانوں کو قتل کرتا ہے۔ کیا یہ توہینِ رسالت نہیں ہے؟ اس توہینِ رسالت کے خلاف کہاں ہے عاشقانِ رسول کا مجمع؟ یہاں کا سماجی، معاشرتی، عدالتی اور بیورو کریٹک سسٹم انسانیت دشمنی کے فیصلے کرتا ہے۔ توہینِ خدا اور توہینِ رسول کا باقاعدہ سسٹم بنا رکھا ہے اور اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہیں۔ توہینِ رسالت بطورِ نظام کے ہو رہی ہے، اس توہینِ رسالت کو ختم کرنے کا واحد راستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے لائے ہوئے نظام کو عملی طور پر قائم کرنا ہے۔ اس کے مقابلے کا جو سامراجی اور طاغوت کی غلامی کا نظام ہے، اسے ختم کرنا ہے۔ اس کے بغیر توہینِ رسالت کا بنایا ہوا کوئی بھی قانون غلط نظام کی وجہ سے مؤثر نہیں ہوگا۔

یاد رکھیں! یہی محبتِ خدا اور محبتِ رسول کا عملی تقاضا ہے، اگر یہ نہ ہو تو محبت کے سب دعوے نفسانی ہیں۔ (حضرت شاہ سعید احمد رائے پوری رحمہ اللہ)